ماہنامہ

چاریارِ مصطفیٰ

راولپنڈی
اسلام آباد

فروری 2013

ابوبکر صدیق
عمر فاروق
عثمان ذوالنورین
علی المرتضیٰ



بریڈفورڈ: سنی جمعیت عوام کے چیئرمین شیر بیشہ اہلسنت
پیر سید محمد عرفان مشہدی اپنی 54ویں سالگرہ کا کیک کاٹ رہے ہیں

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے





فروری 2013

ماہنامہ
چاریارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
راولپنڈی/ اسلام آباد

سرپرست اعلیٰ
حجۃ الاسلام شیر بیشہ اہلسنت
علامہ پیر سید محمد عرفان مشہدی موسوی
ناظم اعلیٰ
مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

مدیر مسئول
علامہ فدا حسین رضوی

مدیر
مولانا مفتی مختار علی رضوی

مجلس ادارت
مولانا محمد شفیق قادری

چیف ایگزیکٹو
غلام حسین عرفانی

انچارج آفس
سردار خادم حسین طاہر

ترسیل زر خط و کتابت مرکزی دفتر: مکان نمبر 546، گلی نمبر 14، خیابان اقبال، سیکٹر 1، بنگش کالونی پیرودھائی راولپنڈی
رابطہ آفس مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
E-mail: charyara.mustafa@gmail.com, www.charyara.mustafa.net, Mobile: 0301-5446963

خواتین کی محافلِ میلاد ---- چند اصلاح طلب پہلو

تحریر: صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی (گولڈ میڈلسٹ)
mzchohan@hotmail.com

اپنے گھروں میں محافلِ میلاد منعقد کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہے جیسا کہ درج ذیل احادیثِ مبارکہ سے واضح ہے:

رُوِیَ فِی التَّنْوِیْرِ فِیْ مَوْلِدِ الْبَشِیْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ لِقَوْمٍ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ فَاِذَا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ

(رسول الکلام من کلام سید الانام فی بیان المولد والقیام: استاذ المحدثین سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ: صفحہ 45: عالمی دعوتِ اسلامیہ لاہور) ''تنویر فی مولد البشیر میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن ایک قوم کے سامنے اپنے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعاتِ ولادت بیان فرما رہے تھے اور اظہارِ مسرت وخوشی کر کر کے اللہ کا شکر بجا لا رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیج رہے تھے ناگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔''

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی بَیْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ یُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَبْنَائِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ وَیَقُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمُ ھٰذَا الْیَوْمُ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ لَکَ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَکَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَکَ یَحِلُّ بِحَالِکَ

(رسول الکلام من کلام سید الانام فی بیان المولد والقیام: استاذ المحدثین سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ: صفحہ 45: عالمی دعوتِ اسلامیہ لاہور) ''حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف گذر ہوا، ہم نے دیکھا کہ حضرت عامر اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعاتِ ولادت سکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی دن تھا یہی دن تھا (یعنی پیر کا دن جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عالمِ دنیا میں رونق افروز ہوئے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے دروازے رحمت کے کھول دیئے اور کُل فرشتے تمہارے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں، اور جو شخص تمہارا سا کام کرے گا وہ تمہارا سا ہی مرتبہ پاوے گا۔''

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی میں اہلِ سنت ہمیشہ سے اپنے گھروں میں میلاد کی محافل منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں اور رحمت وبخشش کی مذکورہ بالا بشارتوں کے حق دار بن رہے ہیں۔ مَردوں کی محافلِ میلاد کے ساتھ ساتھ خواتین میں بھی ایسی محافل منعقد کرنے کا وافر جذبہ پایا جاتا ہے۔ خواتین ان محافل میں

البتہ کچھ عرصے سے دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ان محافل میں بعض ایسے امور داخل ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے حُسنِ نیت اور نیک جذبات کے باوجود یہ محافل رضاءِ الٰہی کے حصول کی بجائے غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی امور کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہیں، رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ثناخوانی کرتی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے مختلف گوشوں کے متعلق بیانات سن کر اپنے فکر وعمل میں بہتری لاتی ہیں۔ ان محافل کا انعقاد یقیناً خوش آئند ہے اور معاشرے اور بالخصوص خواتین کی اصلاح کے لیے ممد ومعاون ہے۔ البتہ کچھ عرصے سے دیکھنے میں آرہا ہے کہ ان محافل میں بعض ایسے امور داخل ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے حسنِ نیت اور نیک جذبات کے باوجود یہ محافل رضاءِ الٰہی کے حصول کی بجائے غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی امور کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

(1) دف کا استعمال:

چند برس قبل بعض مرد نعت خوانوں نے دف کے ساتھ نعت خوانی کا آغاز کیا تھا۔ اب خواتین کی محافل میں بھی دف کے ساتھ نعت خوانی کا رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے اور اس سلسلے میں ہجرتِ مدینہ کے وقت انصار کی بچیوں کے دف کے ساتھ نعتیہ کلام پڑھنے کو دلیل بنایا جاتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں علماءِ حق کیا ارشاد فرماتے ہیں:

حضور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شادیوں میں دف بجانے کی مشروط اجازت کا ذکر کیا اور پھر موجودہ زمانے کے حالات کے پیشِ نظر مطلق بندش کا حکم ارشاد فرمایا۔ لکھتے ہیں: "ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرضِ اعلانِ نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے جب کہ مقصودِ شرع سے تجاوز کر کے لہوِ مکروہ وتحصیلِ لذتِ شیطانی کی حد تک نہ پہنچے۔ والہٰذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعدِ موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال سم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانج ہوں کہ وہ خواہی نخواہی مطرب و ناجائز ہیں۔ پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں، اور اگر اس کے ساتھ کچھ سیدھے سادے اشعار یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلاً نہ فحش ہو نہ کسی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمعِ زنان یا فاسقان میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہنچے۔ غرض ہر طرح منکراتِ شرعیہ ومظانِ فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں، جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ﴿﴾ فحیانا و حیاکم

یعنی ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے اللہ ہمیں زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے یعنی زندہ رکھے

پس اس قسم کے پاک وصاف مضمون ہوں، اصل حکم میں تو اسی قدر کی رخصت ہے مگر حالِ زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے کہ جہال حال خصوصاً زنانِ زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائے اس کی پابند رہیں اور حدِ مکروہ وممنوع تک تجاوز نہ کریں، لہٰذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے، نہ انگلی ٹیکنے کی جگہ پائیں گی نہ آگے پاؤں پھیلائیں گی۔" (فتاوی رضویہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جلد 23 صفحہ 281: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قاضی القضاۃ فی الہند شیخ الاسلام والمسلمین تاج الشریعہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی مدظلہ لکھتے ہیں: "دف آلاتِ لہو ولعب میں سے ہے، جس کا استعمال اغلب احوال میں لہو ولعب کے لیے ہوتا ہے۔ لہٰذا دف کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں۔ دف بغیر جلاجل کی اباحت بعض احادیث سے مثلاً اعلنوا ھذا النکاح واضربوا علیہ بالدفوف (اس نکاح کا اعلان کرو اور دفوں کے ذریعے لازم کرو) وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے لیکن اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے کہ اذا اجتمع

الحلال والحرام رجح الحرام (جب حلال اور حرام جمع ہو جائیں تو حرام کو ترجیح ہوتی ہے) بنابریں ترجیح جانب حرمت کو ہے جس کی مؤید سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ مثلاً امرت بمحق المعازف، بعثنی ربی عزوجل بمحق المعازف (مجھے گانے بجانے کے آلات کو مٹانے کا حکم دیا گیا ہے۔ میرے رب نے مجھے گانے بجانے کے آلات کو مٹانے کے لیے بھیجا) وغیرہا ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ حدیث مذکورہ اعلنوا ھذا النکاح میں اجازت استعمال دف کی بغرض اعلان مفہوم ہوتی ہے یہی لیا جائے کہ بعض احوال میں ملاہی کی اجازت ہے مگر اس زمانے میں جب کہ لوگ صحیح نیت سے قاصر اور احکام شرع سے غافل لہو ولعب میں منہمک ہیں سبیل اطلاق منع ہیں۔" (فتاویٰ نورانی: مرتبہ سید محمد سراج اظہر قادری رضوی: صفحہ 18: ادارہ معارف نعمانیہ لاہور)

جگر گوشہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ "دف بجا کر قصائد، نعت اور حالتِ قیامِ میلاد شریف میں صلاۃ وسلام پڑھنا جائز ہے یا ناجائز، دف مع جھانجھ ہو تو کیا حکم اور بلا جھانجھ ہو تو کیا حکم؟" تو آپ نے جواب دیا: "ہرگز نہ چاہیے، ظاہر ہے کہ یہ سخت سوءِ ادب ہے اور اگر جھانجھ بھی ہوں یا اس طرح بجایا جائے کہ گت پیدا ہو فن کے قواعد پر، جب تو حرام اشد حرام ہے، حرام در حرام ہے۔" (فتاویٰ مصطفویہ: مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ: صفحہ 447: شبیر برادرز لاہور)

حضور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بارات کے ساتھ چند دف بجاتے ہوئے لے چلنا جیسا آج کل مروج ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟" آپ نے فرمایا: "شادی میں دف کی اجازت ہے مگر تین شرطوں سے:

(1) ہیئت تطرب پر نہ بجایا جائے یعنی رعایت قواعدِ موسیقی نہ ہو، ایک یہی شرط اس مروج کے منع کو بس ہے کہ ضرور تال سم پر بجاتے ہیں،

(2) بجانے والے مرد نہ ہوں کہ ان کو مطلقاً مکروہ ہے،

(3) عزت دار بیبیاں نہ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ: سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: جلد 24 صفحہ 141: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حضور سیدی و مرشدی تاج الشریعہ مدظلہ اس فتوے کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "یہاں سے چند امور واضح ہوئے:

(1) دف بے جلاجل کی اجازت مشروط محفل شادی میں ہے حمد و نعت و منقبت میں نہیں،

(2) ہیئت تطرب جو وہاں (ایک اور فتوے میں) مجمل ارشاد ہوا اس کی تفسیر یہ فرمائی کہ رعایت قواعدِ موسیقی نہ ہو۔ (فتاویٰ نورانی: مرتبہ سید محمد سراج اظہر قادری رضوی: صفحہ 9: ادارہ معارف نعمانیہ لاہور)

جگر گوشہ صدر الشریعہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ سیدی تاج الشریعہ مدظلہ کے فتوے کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "نعت و منقبت اور قصیدہ خوانی میں دف بجانا سوءِ ادب اور مکروہ و ممنوع ہے۔ اسی طرح ایسی آواز منہ سے بجانا اور نکالنا جس سے محسوس ہو کہ دف یا دیگر آلاتِ موسیقی بجائے جا رہے ہیں ممنوع و ناروا اور بے ادبی ہے۔" (فتاویٰ نورانی: مرتبہ سید محمد سراج اظہر قادری رضوی: صفحہ 20: ادارہ معارف نعمانیہ لاہور)

ہجرت مدینہ سمیت متعدد مواقع پر آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دف بجائے جانے کا ذکر احادیث مبارکہ میں ملتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ دف بجانے والی نابالغ بچیاں ہوتی تھیں جیسا کہ فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل فتوے میں وضاحت کی گئی ہے:

"بیشک عورتوں کو شادی وغیرہ کسی بھی تقریب میں گانا معصیت ہے، ہرگز جائز نہیں کہ ان کا گانا آواز کے ساتھ ہوتا ہے اور فتنہ ہے، یہاں تک کہ اسی فتنہ کے سبب ان کو اذان کہنا بھی جائز نہیں۔ بحر الرائق جلد اول صفحہ 263 میں ہے اما اذان المرأۃ فلانھا

منہیۃ عن رفع صوتہا لانہ یؤدی الی الفتنۃ۔ اور گانے میں عموماً وصال وہجر کے اشعار ہوتے ہیں اور ایسا گانا بہر حال برا ہے کہ وہ زنا کا منتر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے الغناء رقیۃ الزنا و ھو مروی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ثانی صفحہ 245) لیکن جو لوگ کہ عورتوں کے گانے کو کفرو شرک کہتے ہیں وہ کھلی ہوئی غلطی پر ہیں اور جو لوگ کہ اس کا جواز حدیث شریف سے ثابت مانتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اس لیے کہ مشکوٰۃ شریف صفحہ 271 باب اعلان النکاح کی وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ لڑکیوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دف بجا کر گایا اس کی شرح میں امام المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں تلک البنات لم یکن بالغات حد الشہوۃ یعنی دف بجا کر گانے والی لڑکیاں حدِ شہوت کو پہونچی ہوئی نہیں تھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد سوم صفحہ 419) اور مشکوٰۃ شریف صفحہ 126 پر باب صلوۃ العیدین کی وہ حدیث جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دف کے ساتھ لڑکیوں کا گانا سن رہی تھیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چہرۂ اقدس پر کپڑا ڈالے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے لڑکیوں کو گانے سے منع کیا تو حضور نے فرمایا دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید یعنی اے ابوبکر لڑکیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ یہ عید کا دن ہے۔ اس حدیث شریف کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عندھا جاریتان کے تحت فرماتے ہیں ای بنتان صغیرتان یعنی دف بجا کر گانے والی دو چھوٹی بچیاں تھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ثانی صفحہ 249) اور حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں دو دخترک بودند از دخترکان انصار یعنی دف بجانے اور گانے والی انصار کی لڑکیوں میں سے دو چھوٹی لڑکیاں تھیں (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 599) اور چھوٹی لڑکیاں غیر مکلف ہوتی ہیں لہٰذا ان کے گانے سے عورتوں کے گانے کا جواز ثابت کرنا کھلی ہوئی غلطی ہے۔" (فتاویٰ فیض الرسول: علیہ الرحمۃ اللہ علیہ: جلد 2 صفحہ 486 شبیر برادرز لاہور)

(2) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال:

اسلام نے عورتوں کو حکم دے رکھا ہے کہ اپنی آوازیں دھیمی رکھیں۔ غیر محرم مردوں تک ان کی آوازوں کا پہنچنا فتنے کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو اذان دینے اور بلند آواز سے تکبیر پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ محافلِ میلاد کے حوالے سے عورتوں پر لازم ہے کہ وہ آہستہ آواز میں تلاوت و نعت خوانی اور ذکر وغیرہ کریں تاکہ گھر سے باہر اجنبی مردان کی آواز نہ سنیں۔ ان شرعی احکام کو پس پشت ڈالتے ہوئے امسال عورتوں نے اپنی محافلِ میلاد میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ ذیل کی سطور میں سُنی خواتین کی رہنمائی کے لیے علماءِ اہلِ سنت کے فتاویٰ پیش کیے جا رہے ہیں:

حضور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ "چند عورتیں ایک ساتھ مل کر گھر میں میلاد شریف پڑھتی ہیں اور آواز باہر تک سنائی دیتی ہے، یونہی محرم کے مہینے میں کتاب شہادت وغیرہ بھی ایک ساتھ آواز ملا کر پڑھتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا" تو آپ نے لکھا: "ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محلِ فتنہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ: سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: جلد 22 صفحہ 240: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

حضور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سوال آیا کہ "عورتوں کا بیانِ میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زنانی محفل میں باآوازِ بلند نثر و نظم پڑھنا اور نظم خوش آوازی ولحن کے ساتھ پڑھنا اور مکان کے باہر ہمسایہ کے مردوں اور نامحرموں کا سننا، تو ایسا پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ بینوا توجروا" تو آپ نے ارشاد فرمایا: "عورت کا خوش الحانی سے باآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔ نوازل امام فقیہ ابو اللیث میں ہے: نغمۃ المرأۃ عورۃ عورت کا خوش

آواز کرکے کچھ پڑھنا عورۃ یعنی محلِ ستر ہے۔ کافی امام ابوالبرکات نسفی میں ہے: لا تلبی جھرا لان صوتھا عورۃ عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے اس لیے کہ اس کی آواز قابلِ ستر ہے۔ امام ابوالعباس قرطبی کی کتاب السماع پھر بحوالہ علامہ علی مقدسی امداد الفتاح علامہ شرنبلالی پھر ردالمحتار علامہ شامی میں ہے: لا تجیز لھن رفع اصواتھن ولا تمطیطھا ولا تلیینھا و تقطیعھا لما فی ذلک من استمالۃ الرجال الیھن و تحریک الشھوات منھم و من ھذا لم یجز ان تؤذن المرأۃ. واللہ تعالٰی اعلم عورتوں کو اپنی آوازیں بلند کرنا، انہیں لمبا اور دراز کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا (یعنی کاٹ کاٹ کر تحلیل عروض کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لیے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا ان کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا۔ اور ان مردوں میں جذباتِ شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی۔ اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔ اور اللہ تعالٰی سب سے بڑا عالم ہے۔" (فتاویٰ رضویہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: جلد 22 صفحہ 242: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام اہلِ سنت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار ہوا "عورتیں باہم گا گا کر مولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آوازیں غیر مرد باہر سنتے ہیں تو اب ان کا اس طریقہ سے مولود شریف پڑھنا ان کے حق میں باعثِ ثواب کا ہے یا کیا؟" تو آپ نے جواب دیا: "عورتوں کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں باعثِ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔" (فتاویٰ رضویہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ: جلد 22 صفحہ 245: رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تو آپ نے ارشاد فرمایا: "عورت کا خوش الحانی سے باآواز ایسا پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔"

"مستورات کو میلاد شریف پڑھنا ایسی مجلس میں کہ جس میں صرف مستورات ہی ہوں جائز ہے یا نہیں؟" تو آپ نے ارشاد فرمایا: "ہاں اگر غیر محرم تک آواز نہ جائے تو اتنی آواز سے کہ گھر کے اسی حصہ میں رہے جہاں عورتیں ہوں غیر محرم ان کی آواز نہ سنیں تو اتنی آواز سے پڑھیں اس میں حرج نہیں۔"

تاجدارِ اہلِ سنت غوث الوقت حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ "مستورات کو میلاد شریف پڑھنا ایسی مجلس میں کہ جس میں صرف مستورات ہی ہوں جائز ہے یا نہیں؟" تو آپ نے ارشاد فرمایا: "ہاں اگر غیر محرم تک آواز نہ جائے تو اتنی آواز سے کہ گھر کے اسی حصہ میں رہے جہاں عورتیں ہوں غیر محرم ان کی آواز نہ سنیں تو اتنی آواز سے پڑھیں اس میں حرج نہیں۔" (فتاویٰ مصطفویہ مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ: صفحہ 508: شبیر برادرز لاہور)

حضرت فقیہِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سوال آیا کہ "آج کل عورتیں میلاد میں نعت شریف بلند آواز سے پڑھتی ہیں اور پھر آخر میں صلاۃ و سلام تو اتنی زور سے پڑھتی ہیں کہ ان کی آواز گھر کے باہر دور تک پہنچ جاتی ہے تو اس طرح عورتوں کو پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟" تو آپ نے فتویٰ دیا: "عورتوں کو اس طرح پڑھنا حرام حرام حرام ہے۔ سورۂ نور رکوع 4 کی آیتِ کریمہ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ الخ کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے رفع صوتھا بحیث یسمع الاجانب کلامھا حرام یعنی عورت کا آواز کو اس طرح بلند کرنا کہ اجنبی مرد سنیں حرام ہے اور ردالمحتار جلد اول صفحہ 257 میں ہے رفع صوتھن حرام یعنی عورتوں کو اپنی آواز اونچی کرنا حرام ہے۔ لہٰذا ان پر لازم ہے کہ وہ نعت شریف اور صلاۃ و سلام اتنی آہستہ پڑھیں کہ گھر کے باہر آواز نہ جائے ورنہ ایسا میلاد شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خوشنودی کی بجائے ان کی ناراضگی اور آخرت کی بربادی کا سبب ہوگا۔" (فتاویٰ فیض الرسول فقیہِ ملت رحمۃ اللہ علیہ: جلد 3 صفحہ 269 شبیر برادرز لاہور)